78409 ـ بغير طہارت كيے ہى نماز ادا كرتا رہا

سوال

بلوغت كے وقت حكم كا علم نہ ہونے كى بنا پر ميں بغير غسل كيے ہى نمازيں ادا كرتا رہا، ميں چھوٹى عمر ميں تھا اور غسل كرنے ميں سستى كرتا تھا تقريبا چار برس تك ايسا ہى كرتا رہا، پھر جب بڑا ہوا تو مجھے اس كا علم ہوا...
اب مجھے اپنے اس معاملہ پر بڑى حيرت ہوتى ہے، اور گناہ كا احساس سا رہتا ہے، كيا ميرے ذمہ چار برس كى نمازوں كى قضاء ہے يا كہ توبہ ہى كافى ہو گى ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

بغير طہارت كيے نماز ادا كرنا كبيرہ گناہ اور عذاب قبر كے اسباب ميں شامل ہوتا ہے.

امام طحاوى رحمہ اللہ تعالى نے " مشكل الآثار " ميں عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما سے روايت كى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ كے بندوں ميں سے ايك بندے كو قبر ميں سو درے مارنے كا حكم ديا گيا، وہ اللہ تعالى سے سوال اور دعاء كرتا رہا حتى كہ ايك درہ رہ گيا، چنانچہ اس كى قبر آگ سے بھر گئى، اور جب اس سے دور ہوئى اور اسے ہوش آيا تو وہ كہنے لگا:

تم مجھے درے كيوں مارتے ہو ؟ انہوں نے جواب ديا: تو بغير طہارت كيے نماز ادا كرتا رہا، اور مظلوم كے پاس سے گزرا اور اس كى مدد تك نہ كى "

علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اسے صحيح الترغيب حديث نمبر (2234) ميں حسن قرار ديا ہے.

اس عمل پر آپ كو گناہ كا احساس اور ندامت كا اظہار توبہ ہے، ليكن كيا ان نمازوں كى قضاء بھى آپ كى توبہ ميں شامل ہے يا نہيں ؟

اس مسئلہ ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ يہ كہ اس كى قضاء واجب نہيں، كيونكہ نماز ايك مؤقت عبادت ہے، چنانچہ جب كوئى بندہ نماز ترك كرے تو اسے شرعى طور پر محدود وقت كے اندر اندر نماز

کی ادائیگی کرنا ہو گی، اگر وہ محدود وقت میں ادا نہیں کرتا تو صحیح نہیں ہو گی.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718)

آپ کا بغیر طہارت کیے نماز ادا کرنا نماز ترک کرنے کے مترادف ہے کیونکہ بغیر طہارت نماز ادا کرنا صحیح نہیں، چنانچہ اس کا وجود نہ ہونے جیسا ہی ہے.

بغیر کسی عذر کے وقت میں نماز ادا نہ کرنا حتی کہ نماز کا وقت ہی نکل جائے ایسے شخص کے حکم کے متعلق علماء کرام کا اختلاف بیان ہو چکا ہے کہ آیا اس شخص کے ذمہ قضاء ہے یا نہیں ؟ اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (13664) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس بنا پر آپ پر واجب ہے کہ:

اس عظیم گناہ اور معصیت پر توبہ کریں، اور یہ عزم کریں کہ آئندہ ایسا کام نہیں کرینگے، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کثرت سے نوافل ادا کریں، کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

یقینا نیکیاں برائیوں کو مٹا ڈالتی ہیں .

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی " الاختیارات " میں لکھتے ہیں:

" اور جان بوجھ کر عمدا نماز ترک کرنے والے کے لیے نماز کی قضاء کرنی مشروع نہیں، اور نہ ہی اس سے قبول ہو گی، بلکہ وہ کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرے، سلف رحمہ اللہ کے ایک گروہ کا قول یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الاختیارات صفحہ نمبر (34).

واللہ اعلم .